بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۱۵ تبلیغ ۱۳۴۵ ہش ۔ ۲۵ شوال ۱۳۸۵ھ ۔ ۱۵ فروری ۱۹۶۶ء	نمبر ۳۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے

نیک لوگ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں

"تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ وہ لوگوں کی نظر میں بڑا قابلِ اعتماد بنے اور لوگ اسے نمازی اور روزہ دار اور بڑا پاکباز کہیں اور اسی نیت سے وہ نماز لوگوں کے سامنے پڑھتا اور نیکی کے کام کرتا تھا مگر وہ جس گلی میں جاتا اور جدھر اس کا گزر ہوتا تھا لوگ اسے کہتے تھے کہ یہ دیکھو یہ شخص بڑا ریاکار ہے اور اپنے آپ کو لوگوں میں نیک مشہور کرنا چاہتا ہے۔ پھر آخر کار اس کے دل میں ایک دن خیال آیا کہ میں کیوں اپنی عاقبت کو برباد کرتا ہوں۔ خدا جانے کس دن مر جاؤنگا۔ کیوں اس لعنت کو اپنے لئے تیار کر رہا ہوں۔ اس نے صاف دل ہوکر پورے صدق وصفا اور سچے دل سے توبہ کی اور اس وقت سے نیت کر لی کہ میں سارے نیک اعمال لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کیا کرونگا اور کبھی کسی کے سامنے نہ کرونگا۔ چنانچہ اس نے ایسا کرنا شروع کر دیا اور یہ پاک تبدیلی اس میں بھر گئی۔ نہ صرف یہ کہ زبان تک ہی محدود رہی۔ پھر اس کے بعد لکھا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو بظاہر ایسا بنا لیا کہ تارکِ صوم وصلوٰۃ ہے اور گندہ اور خراب آدمی ہے مگر اندرونی طور پر پوشیدہ اور نیک اعمال بجا لاتا تھا۔ پھر وہ جدھر جاتا اور جدھر اس کا گزر ہوتا تھا لوگ اور لڑکے اسے کہتے تھے کہ دیکھو یہ شخص بڑا نیک اور پارسا ہے یہ خدا کا پیارا اور اس کا برگزیدہ ہے۔

غرض اس سے یہ ہے کہ قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اولیاء اور نیک لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں۔ وہ اپنے صدق وصفا کو دوسروں پر ظاہر کرنا عیب جانتے ہیں۔ ہاں بعض ضروری امور کو جن کی اجازت شریعت نے دی ہے یا دوسروں کو تعلیم کے لئے اظہار بھی کیا کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صہ ۲۴۹ و ۲۵۰)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۴ فروری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

○ ربوہ ۱۴ فروری۔ مکرم سید عبد الباسط صاحب نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ گزشتہ ہفتہ عشرہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین

○ مکرم میجر عارف زمان صاحب ناظر امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ کے فرزند فضل احمد صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کا نکاح عزیزہ شکیلہ کشور صوفی بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی بنت مکرم صوفی عبد الغفور صاحب سابق مبلغ ہانگ کانگ و امریکہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۱/۲/۶۶ بروز جمعہ بعد نماز عصر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے یہ رشتہ بابرکت اور ثمرات حسنہ کا موجب بنائے آمین

○ ربوہ ۱۴ فروری۔ یہاں گزشتہ کئی روز سے مسلسل مطلع ابر آلود ہے اور روزانہ ہی وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش ہوتی ہے۔ آج صبح خاصی تیز بارش ہوئی۔ ابر تا حال چھایا ہوا ہے اور معمولی سی بوندا باندی ہو رہی ہے۔

○ ربوہ ۱۳ فروری۔ محمد شریف صاحب اختر کارکن دفتر مینیجر الفضل کئی روز سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ہفتہ شجرکاری اور انصار اللہ

زعمائے کرام مجالس ہائے انصار اللہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان کو علم ہوگا کہ شجرکاری کے سلسلہ میں سرکاری طور پر مورخہ ۱۱ فروری سے ۱۰ فروری تک ہفتہ شجرکاری منایا جا رہا ہے۔ براہ مہربانی آپ سب اس سلسلہ میں ایک معین پروگرام بنا کر ملکی معیشت میں ہاتھ بٹانے کی سعی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۶۶ء

اپنے اعمال میں اسلام کا نمونہ پیش کرنا چاہیئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ بالکل غلط ہے کہ ہند میں اسلام تلوار کے ذریعہ سے پھیلا۔ ہرگز نہیں۔ ہند میں اسلام بادشاہوں نے بجز نہیں پھیلایا بلکہ ان کو تو دین کی طرف بہت ہی کم توجہ تھی۔ اسلام ہند میں ان مشائخ اور بزرگان دین کی توجہ، دعا اور تصرفات کا نتیجہ ہے جو اس ملک میں گزرے تھے۔ بادشاہوں کو یہ توفیق کہاں ہوتی ہے کہ دلوں میں اسلام کی محبت ڈال دیں۔ جب تک کوئی آدمی اسلام کا نمونہ خود اپنے وجود سے نہ ظاہر کرے۔ تب تک دوسرے پر اس کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ یہ بزرگ اللہ تعالیٰ کے حضور میں فنا ہو کر خود مجسم قرآن اور مجسم اسلام اور مظہر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بن جاتے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ایک جذب عطا کیا جاتا ہے۔ اور سعید فطرتوں میں ان کا اثر ہوتا چلا جاتا ہے۔ نوے کروڑ مسلمان ایسے لوگوں کی توجہ اور جذب سے بن گیا۔ تھوڑے سے عرصہ میں کوئی دین اس کثرت کے ساتھ کبھی نہیں پھیلا۔ یہی لوگ تھے جنہوں نے صلاح و تقویٰ کا نمونہ دکھلایا۔ اور ان کی برہان قوی نے جوش مارا اور لوگوں کو کھینچ مگر یہ بزرگ بھی عوام کی طعن و تشنیع سے خالی نہ تھے۔ مگر ہم زیادہ تر ان لوگوں کے آگے گالیوں کے لئے تختہ مشق ہو رہے ہیں۔ تاہم ان سب نے دکھ اٹھایا: یہ ہمارے علماء کچھ نہ کچھ کرتے ہی رہتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص۲۰۷)

یہ نہایت ہی غلط الزام اسلام پر لگایا جاتا ہے کہ وہ تلوار اور حکومت کے ذریعہ دنیا میں پھیلا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ بعض مسلمان نہایت درویش صفت ہوتے ہیں۔ اور بعض نے اسلامی علوم کی خدمت بھی کی ہے۔ مگر تاریخ اسلام کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو سکتا ہے کہ مسلمان حکومتوں نے کبھی کوئی تبلیغی نظام قائم نہیں کیا اور نہ کوئی ایسے ادارے حکومتی سطح پر قائم کئے ہیں۔ جنہوں نے غیر اسلامی ممالک میں تبلیغ و اشاعت اسلام کی مہم چلائی ہو۔ جس طرح آج عیسائی حکومتوں نے عیسائی کلیسا اور پادریوں کی مہمیں افریقہ اور ایشیائی ممالک میں خاص طور پر چلائی ہوئی ہیں۔

سننے میں آتا ہے کہ صدر ناصر نے افریقہ میں اسلام پھیلانے کے لئے مبلغین تیار کئے ہیں۔ اور سعودی عرب کی حکومت نے بھی ایسے ادارے قائم کئے ہیں۔ جس کی غرض بظاہر اشاعتِ اسلام ہے۔ مگر اول تو ان لوگوں کے کام کا کوئی پتہ نہیں ہے دوسرے ان کی اغراض خالص اسلام سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ سیاسی نوعیت کی ہیں۔

موجودہ حالات میں اگر اسلامی حکومتیں اخلاص کے ساتھ تبلیغ و اشاعت کا کام کرنا چاہیں تو واقعی ان کے لئے بہت بڑا میدان موجود ہے۔ یہ حکومتیں اور کچھ بھی نہ کریں اور صرف اعلیٰ اسلامی لٹریچر ہر زبان میں شائع کر دیں۔ تو پھر بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ پینترے تو بہت جمائے جاتے ہیں۔ اور بڑی بڑی مجالس بھی منعقد کی جاتی ہیں۔ جہاں تجاویز بھی سوچی جاتی ہیں۔ اور لائحہ ہائے عمل بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن عمل برائے نام سے بڑھ کر نہیں ہے۔

جہاں تک حکومتوں اور اسلامی ممالک کا تعلق ہے۔ آج اسلامی دنیا کو مغربی لوگ پسماندہ سمجھتے ہیں۔ اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مسلمانانِ عالم موجودہ مغربی تہذیب میں بہت پیچھے رہ گئے ہوئے ہیں۔ دنیوی علوم و فنون میں ان کو مغربی ممالک کے مقابلہ میں کوئی وقعت حاصل نہیں ہے۔ اس لئے اسلامی حکومتیں اسلام کی اشاعت کے متعلق اگر کچھ سوچتی بھی ہیں تو وہ مغربی تہذیب کے نقطۂ نگاہ سے سوچتی ہیں۔ حقیقی اسلام ان کے پیش نظر نہیں ہوتا۔

اسلام ایک دین ہے جو توحید سکھانے کے لئے نازل ہوا ہے اور جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام دنیا میں ایک خاص نظام قائم کرنا چاہتا ہے مگر یہ نظام صرف ظاہری نظام نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق خلوص دلی سے ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوپر کے اقتباس میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ جب تک انسان دلی طور پر اسلام پر خود قائل نہ ہو وہ اشاعت دین میں ممد و معاون ثابت نہیں ہو سکتا۔

اسلام کی بنیاد لا الٰہ الا اللہ پر ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہ مانا جائے۔ اب ظاہر ہے کہ جب تک انسان دلی طور پر ایسا نہ کرے۔ اس کا دوسروں پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ پھر مسلمان جو توحید باری تعالیٰ کا دل سے قائل ہو جاتا ہے۔ وہ ہر قسم کی بت پرستی سے بالا ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے کوئی چیز ایسی نہیں ہو سکتی۔ جس پر وہ اپنا کلی انحصار کرے۔ سوائے خدا تعالیٰ کے وہ تمام چیزوں کو مخلوق سمجھتا ہے۔ اور کسی کو اپنا معبود نہیں بناتا۔ ایک مسلمان اور غیر مسلمان میں یہی فرق ہوتا ہے کہ مسلمان کا تمام بھروسہ واحد ذاتِ خداوندی پر ہوتا ہے۔ وہ جو کام بھی کرتا ہے یا جو کچھ بھی ہوتا ہے۔ اس کا فاعل وہ اللہ تعالیٰ ہی کو سمجھتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ونفسٍ وما سوّٰھا فالھمھا فجورھا وتقوٰھا۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ (سورہ شمس)

یعنی (میں) انسانی نفس کو بھی اور اس کے بے عیب بنائے جانے کو بھی شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ اس (یعنی خدا نے) (نفس) پر اس کی بدکاری کی راہوں کو بھی اور اس کے تقویٰ کے راستوں کو بھی اچھی طرح کھول دیا ہے۔ پس جس نے اس نفس کو پاک کیا وہ تو سمجھو کہ اپنے مقصود کو پا گیا۔ اور جس نے اسے مٹی میں گاڑ دیا سمجھ لو کہ وہ نامراد ہو گیا۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مسلمان اور غیر مسلمان کا فرق واضح کیا ہے اور بتایا ہے کہ انسانی نفس تو احسن تقویم ہی میں پیدا کیا گیا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو اختیار دیا ہے کہ وہ خواہ برائی کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکی کی طرف اس کے راستے کھول دیتا ہے۔ اور جو برائی کا راستہ اختیار کرتا ہے قانونِ قدرت کے مطابق اس کے لئے بھی سامان اللہ ہی نے پیدا کر رکھے ہیں۔

جب انسان کی ذہنیت ان آیات کے مطابق ڈھل جاتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا کارساز تسلیم کر لیتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو پاکیزگی کے راستوں پر چلاتا ہے اور آخر وہ فلاح پا لیتا ہے۔ وہ فسق و فجور سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ مگر ایک غیر مسلمان اس حقیقت سے ناآشنا ہوتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اس کی اچھی زندگی کے لئے وہ باتیں مفید ہیں جو وہ اپنی عقل سے معلوم کرتا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں ہوتا اس لئے وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔

الغرض ایک حقیقی مسلمان اور غیر مسلمان میں یہی فرق ہوتا ہے۔ مسلمان اپنا تمام بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتا ہے اور غیر مسلمان خدا تعالیٰ پر بھروسہ رکھنے کی بجائے اپنی عقل پر بھروسہ کرتا ہے۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو چھوڑ دیتا ہے اور جس طرف ڈھلوان دیکھتا ہے ادھر لڑھک جاتا ہے اور آخر تباہ ہو جاتا ہے۔

ایسے مسلمان ہی دوسروں کو اسلامی اصول سے متاثر کر سکتے ہیں۔ یعنی ایک مسلمان کے لئے لازمی ہے کہ وہ ہمہ تن اللہ تعالیٰ کا بندہ بن جائے۔ اس میں دنیا کی ذرا ملونی نہ رہے۔ وہ اپنی خودی کو اللہ تعالیٰ کی ذات میں ضم کر دے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق فرماتے ہیں۔

شانِ احمد را کہ داند جز خداوندِ کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

یعنی سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے عشق میں ایسے محو تھے کہ وہ اپنے آپ سے بھی جدا ہو گئے۔ الغرض جب تک ایک مسلمان یہ مقام حاصل نہیں کرتا وہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت بھی نہیں کر سکتا۔ اس وقت دنیا اللہ تعالیٰ کو بھول گئی ہے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مسیح موعودؑ کو مبعوث کرتا جو ایک مومن کی حقیقی شان کا نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرے۔ جماعت احمدیہ اس شان کو نمایاں کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقی مسلمان بن کر دنیا کے سامنے آئیں تا کہ ہماری تبلیغی اور اشاعتی سرگرمیوں میں وہ اثر پیدا ہو جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سرگرمیوں میں پیدا ہو گیا تھا۔

تاریخ اسلام

صلح حدیبیہ — اس کی اہمیت اور برکات

(مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ حیدرآباد)

نوٹ :- یہ تقریر مورخہ ۵ فروری ۶۶ء کو ریڈیو پاکستان حیدرآباد سے نشر کی گئی۔

ذیقعدہ سنہ ۶ ہجری بمطابق فروری ۶۲۸ء کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک اہم واقعہ ہوا جو صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے جس کے نتیجہ میں کفار مکہ اور مسلمانوں کے درمیان جنگ وجدال کا سلسلہ بند ہو کر اسلام کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔ اس واقعہ کی ابتداء یوں ہوئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک رؤیا دیکھی کہ آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اس رؤیا کی بناء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فروری ۶۲۸ء میں پندرہ سو صحابہ کے ساتھ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ کو رستہ میں خبر ملی کہ قریش مکہ بہت جوش میں ہیں اور مسلمانوں کو روکنے کا پختہ عزم کئے ہوئے ہیں۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارادہ جنگ کرنے کا نہیں تھا۔ اس لئے آپ نے تصادم سے بچنے کے لئے عام راستہ ترک کر کے ایک غیر معروف راستہ اختیار کیا اور حدیبیہ مقام کے قریب پہنچ کر ڈیرے ڈال دئے۔ یہ مقام مکہ معظمہ سے نو میل کے فاصلہ پر ہے۔ قریش مکہ نے انتہائی جوش وخروش دکھایا اور تصادم کی صورت پیدا کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن تدبر اور جذبات امن پسندی کی وجہ سے جنگ ٹل گئی۔ اور قریش آخر کار صلح کی گفتگو کے لئے تیار ہو گئے۔ ان کی طرف سے مکہ کا رئیس سہیل بن عمرو نامی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صلح نامہ کی آخری شرائط طے کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ اور یہ معاہدہ لکھا گیا:-

"خدا کے نام پر یہ شرائط صلح محمد بن عبداللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) اور اہل مکہ کے درمیان طے پائی ہیں:-

۱ — جنگ دس سال کے لئے بند کی جاتی ہے۔

۲ — قبائل عرب میں سے جو قبیلہ بھی فریقین میں سے کسی ایک کا حلیف بن کر معاہدہ میں شامل ہونا چاہے گا اسے اس کا اختیار ہو گا۔

۳ — اہل مکہ میں سے کوئی شخص مسلمانوں کے ساتھ جا کر شامل نہیں ہو سکے گا۔ خواہ وہ مسلمان ہو اور اگر ایسا کوئی شخص مسلمانوں کی طرف جائے گا تو اسے واپس کر دیا جائے گا لیکن اگر محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ساتھیوں میں سے کوئی قریش کی طرف جائے گا تو اسے واپس نہیں کیا جائیگا۔

۴ — محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھی مکہ میں داخل ہوئے بغیر واپس چلے جائیں گے۔

۵ — آئندہ سال وہ مکہ میں آ کر عمرہ ادا کر سکتے ہیں مگر سوائے نیام میں بند تلوار کے کوئی ہتھیار ساتھ نہ ہو اور تین دن سے زیادہ مکہ میں نہ ٹھہریں۔ اس عرصہ میں قریش مکہ سے باہر چلے جائیں گے۔

صحابہؓ میں اضطراب

معاہدہ کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ:-

"لو اب اٹھو اور یہیں اپنی قربانیاں ذبح کر کے سروں کے بال منڈوا دو اور احرام ختم کر دو اور واپسی کی تیاری کرو۔"

صحابہؓ کو خدا کے رسولؐ پر پورا پورا ایمان تھا اور اس کے وعدے پر بھی کامل یقین تھا مگر لوازمات بشریت کے ماتحت کچھ صحابہ اس معاہدہ کو پسند نہ کرتے تھے۔ انہوں نے کچھ پس وپیش کیا لیکن جب حضورؐ نے پہلے خود اپنے قربانی کے جانور کو ذبح کیا اور اپنے سر کے بال منڈوانے شروع کر دئے تو صحابہؓ نے یہ منظر دیکھ کر دیوانہ وار اپنے جانوروں کو ذبح کرنا شروع کر دیا اور سروں کے بال - - - - - - - - -

- - - - منڈوا یا ترشوا لئے۔

سورۂ فتح کا نزول اور فتح مبین کی خوشخبری

اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف واپسی کا حکم دیا۔ آپ نے روانگی کے بعد ابھی دو منزلیں ہی طے کی تھیں کہ کراع الغمیم مقام میں آپ پر سورۂ فتح نازل ہوئی۔ جس کی ابتدائی آیات یہ ہیں:-

انا فتحنا لك فتحا مبينا
ليغفر لك الله ما تقدم
من ذنبك وما تأخر
ويتم نعمته عليك و
يهديك صراطا مستقيما
وينصرك الله نصرا عزيزا۔

یعنی "اے رسول ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح بخشی ہے جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اللہ تعالے تیرے متعلق کئے گئے (عرب قبائل کے) وہ گناہ بھی جو پہلے گذر چکے ہیں ڈھانپ دے گا اور جو اب تک ہوئے نہیں لیکن آئندہ ہونیکا امکان ہے ان کو بھی ڈھانپ دے گا اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور اللہ تعالیٰ تیری زبردست نصرت فرمائے گا۔"

جب یہ آیات آپؐ نے صحابہؓ کو سنائیں تو وہ حیران ہوئے کہ ہم تو بظاہر ناکام واپس جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں "فتح مبین" کی مبارکباد دے رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

"غور کیا جائے تو واقعی حدیبیہ کی صلح ہمارے لئے ایک بڑی بھاری فتح ہے۔ قریش جو ہمارے خلاف میدانِ جنگ میں اُترے ہوئے تھے انہوں نے خود جنگ کو ترک کر کے امن کا معاہدہ کر لیا ہے اور آئندہ سال ہمارے لئے مکہ کے دروازے کھول دینے کا وعدہ کیا ہے اور ہم امن وسلامتی کے ساتھ اہل مکہ کی فتنہ انگیزیوں سے محفوظ ہو کر اور آئندہ فتوحات کی خوشبو پاتے ہوئے واپس جا رہے ہیں۔ پس یقیناً یہ ایک عظیم الشان فتح ہے۔ کیا تم لوگ ان نظاروں کو بھول گئے کہ یہی قریش احد و احزاب کی جنگوں میں کس طرح تمہارے خلاف چڑھائیاں کر کر کے آئے تھے۔ اور یہ زمین باوجود فراخی کے تم پر تنگ ہو گئی تھی اور تمہاری آنکھیں پتھرا گئی تھیں اور کلیجے منہ کو آتے تھے مگر آج یہی قریش تمہارے ساتھ امن وامان کا معاہدہ کر رہے ہیں۔"

(زرقانی جلد دوم صفحہ ۲۱۰)

صلح حدیبیہ کے شاندار نتائج

یہ ہے صلح حدیبیہ کا واقعہ جس کو میں نے مختصر رنگ میں بیان کیا ہے ظاہر ہے کہ یہ ایک اہم اور انقلابی واقعہ ہے جس کے ساتھ اسلام کی تاریخ کا ایک نیا دور شروع ہوا جنگ ختم ہوئی اور صلح۔ امن اور خیرسگالی کا ماحول قائم ہو گیا۔ اس طرح گویا وہ بھاری بند جو اسلام کے دریا کے بہاؤ کو روکے ہوئے یکلخت گر کر ٹوٹ گیا اور اسلام نے حیرت انگیز ترقی کرنی شروع کی۔ چنانچہ اس کے دو سال بعد جب کفار مکہ کی عہد شکنی کے نتیجہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ پر چڑھائی کرنا پڑی تو آپ کے ساتھ دس ہزار جاں نثاروں کا لشکر تھا۔ جبکہ صلح حدیبیہ میں آپ کے ساتھ صرف پندرہ سو افراد تھے۔ اس دو سال کے عرصہ میں اندازاً ساڑھے آٹھ ہزار انسان حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور اسلام کی دعوت وتبلیغ عرب سے نکل کر ایران۔ شام۔ مصر اور حبشہ کے ممالک تک پہنچی۔

الغرض صلح حدیبیہ بہت سے اہم اور مفید نتائج کی حامل ثابت ہوئی اور اس سے کئی اصولی مسائل پر روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ

- اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کی اصل طاقت امن کے زمانہ کی تبلیغ میں ہے نہ کہ جنگ کی معرکہ آرائی میں۔
- پھر اس سے ثابت ہوا کہ بالکل ممکن ہے کہ ایک چیز بظاہر فائدہ مند نہ دکھائی دے مگر حقیقت میں اور نتیجۃً وہ خیروبرکت اور فتح وظفر کا موجب ہو۔
- اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اسلامی تعلیم کا تقاضا ہے کہ بظاہر ناگوار حالات میں بھی امیر کی اطاعت و فرمانبرداری کا اصول عملاً قائم رکھا جائے اور نازک ترین گھڑی میں بھی ضبط ونظم اور اتحاد میں کوئی رخنہ نہ پڑنے دیا جائے۔ صحابہ کرامؓ نے صلح حدیبیہ میں یہی شاندار نمونہ قائم کیا۔ اور ہمیں انہیں کے نقش قدم پر چلنا چاہئیے۔ چنانچہ اللہ تعالے نے قرآن کریم میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ:-

یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاٰخر ذالک خیر واحسن تاویلا۔ (نساء ع ۸)

یعنی "اے ایمان دارو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اور اپنے فرمانرواؤں کی بھی اطاعت کرو۔ پھر اگر تمہارا کسی امر میں اپنے حکام سے اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور بعد میں آنے والے دن پر ایمان لاتے ہو تو اسے اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف لوٹا دو۔ یہ بات بہت اچھی اور انجام کے لحاظ سے بہت ہی بہتر ہے۔"

خاکسار
غلام احمد فرخ مربیّ حیدرآباد

٭ ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں!" (کشتی نوح)

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین

اذا زلزلت الارض زلزالھا

قرآن کریم کی رو سے زلزلہ کے عواقب و نتائج اور اس کا افادی ردِّ عمل

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیرؔ)

۱۰ فروری کو صبح ساڑھے نو بجے ہمارے مُلک میں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس ہوئے۔ یہ جھٹکے ۲۰ سیکنڈ تک جاری رہے۔ خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز تھی۔ دروازے اور کھڑکیاں ہل گئیں۔ ساکن اور جامد اشیاء متحرک ہوگئیں۔ لوگ خوفزدہ ہو کر اپنے گھروں دفتروں اور کارخانوں سے نکل کر باہر آگئے قلوب میں دہشت تھی اور زبانوں پر کلماتِ استغفاریہ کا ورد تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی توحید اور جبروت کا اعتراف تھا۔ گویا زلزلہ کے جھٹکوں اور گڑگڑاہٹ نے ہر انسان کو ہلا دیا۔ وہ زبانِ حال سے انسان کو بتا رہا تھا کہ تم کون ہو؟ تمہاری حیثیت کیا ہے؟ تمہاری ایجادات اور تمہاری دماغی کاوشیں اور تمہارے منصوبے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کچھ حیثیت نہیں رکھتے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو تمہاری بلند و بالا عمارتوں کو چند لمحات میں پیوندِ خاک بنا سکتا ہے کیونکہ جب زلزلہ آتا ہے تو زمین کے اندرونی حصّے ہل جاتے ہیں۔ بعض اوقات زمین پھٹ جاتی ہے ہر طرف موتا موتی لگ جاتی ہے۔ ہر سُو آہ و بکا ہوتی ہے۔ لاشوں کے انبار ملبوں کا ڈھیر۔ مواصلات کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ زلزلہ کیا ہے اس کے عواقب و نتائج کیا ہیں اس کا افادی ردِّ عمل کیا ہوتا ہے قرآن کریم نے ان سوالات کے جواب کو نہایت ہی فصاحت و بلاغت سے اور مؤثر اسلوب میں یوں بیان فرمایا ہے:۔

۱۔	اذا زلزلت الارض زلزالھا	جب زمین کو پوری طرح سے ہلا دیا جائے گا
۲۔	واخرجت الارض اثقالھا	اور زمین اپنے دفینوں کو باہر نکالے گی۔
۳۔	وقال الانسان مالھا	اور انسان تعجب کے انداز میں کہیگا کہ اسے کیا ہو گیا۔
۴۔	یومئذ تحدث اخبارھا	اس دن وہ اپنی ساری خبریں بیان کر دیگی۔
۵۔	بانّ ربّک اوحیٰ لھا	اس لئے کہ تیرے ربّ نے اس زمین کو وحی کی ہے
۶۔	یومئذ یصدر الناس اشتاتا لیروا اعمالھم	اس دن لوگ مختلف گروہوں کی صورت میں نکلیں گے تاکہ اپنے اعمال کا جائزہ لیں
۷۔	فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ	جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔
۸۔	ومن یعمل مثقال ذرۃ شرًّا یرہ۔	اور جس نے ایک ذرّہ برابر بھی بدی کی ہو گی اسکے نتیجہ کو دیکھ لے گا۔

اللہ اکبر! قرآن کریم نے ظاہری طور پر زلزلہ کی صورت اور اس کے نتائج کو کس فصیح و بلیغ انداز میں بیان فرمایا ہے اور اس غرض کے لئے جن دل ہلا دینے والے الفاظ اور اسلوب کو اختیار فرمایا ہے وہ اپنی ذات میں ایک الگ موضوع ہے۔ ان آیات کو بار بار پڑھو تو بعینہٖ اس کیفیت اور نقشہ کو بیان کر دیا گیا ہے جو زلزلہ کے وقت ہوتی ہے جبکہ انسان اس کیفیّت کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے کہ مالھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟

(۲)

دنیا میں آسمانی بادشاہت کا قیام دو طریقوں سے ہو رہا ہے۔ بعض اوقات خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو انذاری رنگ میں آزماتا ہے اور یہ انذاری رنگ انفرادی صورت میں بھی ہوتا ہے اور بعض اوقات اجتماعی صورت اختیار کر لیتا ہے جبکہ اس کا اثر عام و خاص پر ہوتا ہے۔ دوسرا ذریعہ خدا تعالیٰ نے تبشیری نشانات کے ذریعہ قائم فرمایا ہے چنانچہ جب ملک میں بارش نہ ہوئی تو ہر شخص بارش کی تمنّا رکھتا تھا۔ بارش کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دُعا کرنے کی تحریکیں کی گئیں۔ ہر جگہ صلوٰۃ الاستسقاء ادا کی گئیں اور لوگوں کی نگاہیں آسمان کی طرف لگ گئیں۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ اسی لئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمان ہے

وفی السماء رزقکم وما توعدون۔

کہ تمہارا رزق آسمانی بارش سے ہی وابستہ ہے۔

جونہی بارش برستی ہے تو شجر و حجر چرند و پرند اور زمین و آسمان کا نقشہ ہی تبدیل ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے بارانِ رحمت کے نزول کے وقت زمین کا نقشہ یوں کھینچا ہے:۔

فلینظر الانسان الی طعامہ	پس چاہیئے کہ انسان اپنے کھانے کی طرف غور کرے
انا صببنا الماء صبًّا	ہم نے بادلوں سے پانی کو خوب برسایا
ثم شققنا الارض شقًّا	پھر زمین کو خوب پھاڑا ہے۔
فانبتنا فیھا حبًّا	پھر اس میں دانہ اُگایا ہے۔
وعنبا وقضبا	انگور اور ترکاریاں بھی
وزیتونا ونخلا	اور زیتون اور کھجوریں بھی
وحدائق غلبا	اور گھنے باغات۔
وفاکھۃ وابًّا	اور پھل اور خشک گھاس (چارہ)
متاعا لکم ولانعامکم	یہ سب کچھ تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدہ کے لئے ہے۔

(۳)

خدا تعالیٰ کی جب گرفت ہوتی ہے تو وہ بھی اصلاحِ نفس کے لئے سختی کا رنگ اختیار کئے ہوئے ہوتی ہے ان بطش ربّک لشدید یقیناً تیرے ربّ کی گرفت سخت ہوا کرتی ہے مگر جب وہ محبت پر آتا ہے تو وہ الغفور الودود یعنی وہ خدا بہت ہی بخشنے والا اور بے انتہا محبّت کرنے والا ہوتا ہے اسی کو سیاہ و سفید کا اختیار ہے۔ کیونکہ وہ خدا ذو العرش المجید اور فعّال لما یرید یعنی جو چاہتا ہے وہ کرکے رہتا ہے۔

الغرض ان قہری زلازل اور تبشیری نشانات سے چاہے وہ انفرادی ہوں یا اجتماعی اس میں خدا تعالیٰ اپنی آسمانی بادشاہت کو منوانا چاہتا ہے اور اسکے ساتھ ہی ساتھ اللہ تعالیٰ نے زلزلہ کا افادی ردِّ عمل اعمال حسنہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ زلزال میں زلزلہ کے نقصانات و تباہی کے ساتھ ہی انسان کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جس نے ذرّہ بھر بھی نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر بدی کی ہو گی وہ بھی اس کو دیکھ لے گا۔ اس آیت میں دراصل اعمال حسنہ اور قیام اخلاق کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ہر شخص کو ہر حالت میں عموماً اور اس قسم کی کیفیت میں خصوصاً اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ محاسبہ نفس انسان کو ہر شر سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کا قدم نیکی کی طرف بڑھتا ہے اور یہی وہ غرض ہے جو انسانی پیدائش کی ہے تا انسان خدا تعالیٰ کو پہچانے اور اس کی ہستی پر ایمان لائے اس کے حکموں پر عمل کرے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اور کس شوکتِ بیان اور سوز سے فرماتے ہیں:۔

"کیا بدبخت وہ انسان ہے

حضرت بابو روشن دین صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم میاں محمد بشیر صاحب چغتائی ابن حضرت بابو روشن دین صاحب سیالکوٹی
آخری قسط ۳

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب سال میں ایک ماہ درس قرآن دینا شروع کیا تو آپ ہر ماہ قادیان جاتے اور حضور کے فرمودہ درس قرآن کریم کے نوٹ لے کر آتے اور سیالکوٹ کی جماعت اور مستورات میں سنا لیتے۔ آپ جس حالت میں بھی ہوتے ذکر الٰہی کرتے اور خدا کا نام زبان پر ہوتا آپ اکثر پڑھا کرتے اِنَّ صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للّٰہ رب العٰلمین

حضرت بابو روشن دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک وسیع برادری سے تعلق رکھتے تھے جس کے افراد کا بیشتر حصہ نہایت متمول تھا۔ کیونکہ پلٹنوں کے ٹھیکیدار تھے ان میں دنیاداری بہت تھی اور برادری کی بد رسومات کے پابند تھے۔ یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے احمدیت کی برکت سے بد اور مشرکانہ رسومات سے بیزار ہو کر علیحدگی اختیار کی۔ اور برادری کی مخالفت محض للہ مول لی۔ برادری کے چوہدری اور دوسرے لوگ اپنی امارت کے گھمنڈ میں ان کی مخالفت کرتے مگر خدا تعالیٰ ہر موقع پر ان کو ہی ذلیل کرتا اور ان کو کامیاب کر کے عزت بخشتا۔

حضرت والد صاحب کو ان کی وفات کی خبر مختلف مقامات پر اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی دے دی اور نہ صرف آپ کو بلکہ بعض دوسرے بزرگان سلسلہ کو بھی ان کی وفات کی خبر دے دی۔ چنانچہ ۱۹۲۶ء کے جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں پہلی اطلاع آپ کو قادیان میں دی گئی جس کا آپ نے کسی سے بھی ذکر نہ کیا۔ بلکہ ان کی ڈائری میں جو ان کی وفات کے بعد اتفاقیہ مل گئی۔ مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہوئی تھی۔

"عمر پوری ہو گئی۔ ہمارا زمانہ بہتر تھا روشن دین ۲۷ دسمبر ۱۹۲۶ء"

آپ نے اپنی رفیقہ حیات کو یعنی عاجز کی والدہ ماجدہ سے جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں کہا اب میں مسجد آنے جانے سے تھک جاتا ہوں۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مسجد میں ہی رہائش اختیار کر لوں والدہ صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا تفریحاً کہہ رہے ہیں اور جواب دیا کہ اچھا ہے جہاں چاہیں رہیں۔ یہ جواب سن کر آپ نے اپنے نہایت گہرے اور مخلص رفیق حضرت مولوی فیض دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام مسجد احمدیہ کبوتراں والی کی بیٹھک میں ڈیرہ لگا دیا۔ مگر یہ رہائش عارضی تھی اور غالباً منشاء الٰہی کے ماتحت تھی۔ اسی دوران جلسہ سالانہ کے بعد دوسری دفعہ بذریعہ خواب اطلاع دی گئی۔ آپ نے دیکھا کہ ایک فرشتہ نے آپ کو ایک فہرست پیش کی جس میں مندرجہ ذیل اصحاب کے نام درج تھے۔

(۱) حضرت مولوی عبد اللہ صاحب (۲) حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب (۳) حضرت میر حامد شاہ صاحب (۴) حضرت مولوی فیض دین صاحب (۵) فضل دین۔ پانچویں نام کے ساتھ فرشتہ نے کہا کہ آپ دستخط کر دیں۔ حضرت والد صاحب نے کہا کہ میرا نام تو روشن دین ہے فرشتہ نے کہا کہ بیشک آپ کا نام روشن دین تھا۔ اب آپ کا نام فضل دین رکھا گیا ہے۔ چنانچہ میں نے دستخط کر دئے۔ مسجد میں رہتے ہوئے ابھی چند دن ہی ہوئے تھے کہ آپ بیمار ہو گئے اور گھر چلے آئے۔ یہ بیماری دراصل مرض الموت تھی جو اس دنیائے فانی سے ان کا تعلق منقطع کرنے آئی تھی چنانچہ سات روز بیمار رہ کر اپنے عزیز و اقارب اور دنیا کو آخری سلام کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

بیماری کے دوران شدت تکلیف کے باعث یہ محسوس کرتے ہوئے کہ شاید آخری وقت ہے عاجز کو فرمایا کہ کاغذ قلم دوات لے آؤ اور میری وصیت لکھ لو۔ یہ الفاظ سن کر ہم سب کے آنسو جاری ہو گئے۔ کچھ وقفہ کے بعد آپ کی طبیعت سنبھل گئی۔ شام کے وقت منشی عبد اللہ صاحب انسپکٹر چونگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور آپ کے گہرے دوست عیادت کے لئے آئے تو اُن سے فرمانے لگے کہ میاں بشیر (عاجز) وغیرہ تو مجھے رخصت کر چکے تھے اور رونے لگ پڑے تھے۔ لیکن مجھے تو خدا تعالیٰ کی رحمت کے چاروں دروازے کھلے پڑے نظر آ رہے ہیں۔ حضرت منشی صاحب کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے۔ آخری رات کو اپنی بڑی بیٹی کو ساری رات اپنے پاس بٹھا کر کہا کہ کلمہ پڑھتی رہو اور ساتھ خود بھی کلمہ شریف پڑھتے رہے۔ جب دن چڑھا۔ ۱۲ بجے کے قریب ہنسی خوشی اپنے مولیٰ کریم سے جا ملے۔" بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

عاجز جب حضرت والد صاحب کی نعش کو لے کر قادیان گیا تو ان دنوں حضرت مولانا حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار تھے۔ انہوں نے جب سنا کہ بابو صاحب وفات پا گئے ہیں اور ان کی نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا ہے تو انہوں نے حاضرین سے کہا کہ مجھے ۱۹۲۶ء میں جلسہ کے دنوں میں خواب میں عزرائیل فرشتہ نظر آیا میں نے پوچھا کیسے آنا ہوا اس نے جواب دیا کہ آئے تو روشن علی کی طرف تھے مگر اب حکم روشن دین کی طرف جانے کا دیا گیا ہے پھر جب بہشتی مقبرہ کے دفتر میں شیخ محمد دین صاحب سیکرٹری وصایا کے پاس گیا تو ان کو میں نے سیالکوٹ کا خواب سنایا وہ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ مجھے بہت خوشی ہوتی ہے۔ میرا خواب سچا نکلا۔ پھر انہوں نے کہا کہ چند دن ہوئے مجھے خواب میں کسی نے کہا ہے کہ جلد بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں قبر کا انتظام کر دینا کیونکہ سیالکوٹ سے فضل دین کی نعش آ رہی ہے۔ میں خواب میں حیران ہوا سیالکوٹ میں تو ایک ہی میاں فضل دین عطار تھے جو نہایت خوش گلو اور خوش الحان مؤذن تھے وہ تو دیر سے وفات پا چکے ہوئے ہیں یہ کون فضل دین ہیں آج مجھے معلوم ہوا کہ میرے خواب کی تعبیر حضرت بابو روشن دین صاحب تھے۔ جن کو فضل دین کا نام دیا گیا۔

حضرت والدہ صاحبہ حضرت والد صاحب کی وفات کے بعد دعا کیا کرتی تھیں کہ اے مولیٰ مجھے بھی آپ کے پاؤں میں جگہ دینا۔ آپ حضرت والد صاحب کے پورے ایک سال بعد فوت ہوئیں۔ جب ان کی نعش قادیان پہنچی تو اتفاق سے قبر حضرت والد صاحب کے پاؤں کی طرف کھودی ہوئی تھی شاید کسی بزرگ کے لئے کھودی گئی ہو گی سیدنا حضرت امیر المومنین نے ارشاد فرمایا کہ اس قبر میں انہیں دفنا دیا جائے۔ اس طرح ان کی دعا بھی خدا تعالیٰ نے قبول کر لی مرحوم کی خواہش پوری ہو گئی۔ اللّٰھم صل علی محمد و علیٰ اٰل محمد و بارک وسلم۔

اب حضرت مولانا حافظ روشن علی صاحب اور حضرت بابو روشن دین صاحب رضی اللہ عنہما کی قبریں بہشتی مقبرہ قادیان میں ساتھ ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب پر جو بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں اپنی برکتیں اور رحمتیں نازل کرے اور انکے درجات بلند کرے آمین۔

مامورِ زمانہ سے ہے تزئینِ زمانہ

یہ ایک حقیقت ہے حقائق کا خزانہ

مامورِ زمانہ سے ہے تزئینِ زمانہ
اک چشمِ فسوں گر سے تعلق کی بدولت!
میں بن نہ سکا گردشِ دوراں کا نشانہ!
ممکن ہے کہ تثلیث کی مشکل کرے آساں!
توحید کی تسبیح کا ٹوٹا ہوا دانہ!
دیکھیں کہ بھلا کس کو عطا ہوتی ہے نصرت!
صد ظلم و تعدی ہے تو اِک آہِ شبانہ!
اے خاک نشینانِ چمن۔ ثابت و قائم!
شاید اسی مرکز پہ پلٹ آئے زمانہ
اللہ رے! تیری یاد میں ٹپکا ہوا آنسو!
عنواں کا عنوان! فسانے کا فسانہ!
اخترؔ میں طبیعت سے ہی مجبورِ وفا ہوں
مانا کہ نہیں اہلِ وفا کا یہ زمانہ

عبد السلام اخترؔ ایم اے
گھٹیالیاں سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

تحریک جدید کے مالی جہاد کے سال ۳۲/۲۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کرنے والے مجاہدین

نام		مقام			
حافظ محمد یوسف صاحب	معہ بچگان	کوئٹہ	..	—	۲۸
میاں احمد الدین صاحب		رر	..	—	۲۲
خلیفہ عبدالرحمان صاحب	بمعہ خاندان	رر	..	—	۲۵۶
کریم بخش ڈار صاحب	بمعہ خاندان	رر	..	—	۲۲۰
غلام مصطفیٰ صادق صاحب		رر	..	—	۶۰
شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ معہ لواحقین		رر	..	—	۶۲۵
ء محمد اقبال صاحب معہ لواحقین		رر	..	—	۵۷۵
ء طاہر احمد صاحب		ء	..	—	۳۰
سید محمود احمد شاہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ		رر	..	—	۳۰
ڈاکٹر عین النعیم صاحب		رر	..	—	۴۳
فیاضہ رشید صاحبہ		رر	..	—	۱۶
فرخندہ رشید صاحبہ		رر	..	—	۱۶
سلیم محمود۔ امۃ الباری۔ طاہر احمد		رر	..	—	۲۱
ملک عطاء محمد صاحب	معہ اہلیہ صاحبہ	رر	..	—	۲۲
ملک نثار احمد صاحب	معہ اہلیہ صاحبہ	رر	..	—	۲۶
ملک ممتاز احمد صاحب	معہ اہلیہ صاحبہ		..	—	۳۷۰
تبسم ناہید صاحبہ و تبسم ممتاز		رر	..	—	۱۵
والدہ صاحبہ ملک ممتاز احمد صاحب		رر	..	—	۱۳
اہل و عیال محمد عبدالحق صاحب جنجوعہ		رر	..	—	۱۵
عبدالکریم صاحب غازی معہ اہلیہ صاحبہ		رر	..	—	۲۸
استانی مبارکہ حفیظ صاحبہ		رر	..	—	۱۰
امۃ المجید صاحبہ بنت شیخ شاد محمد صاحب		رر	..	—	۱۰
ماسٹر عبدالکریم صاحب		رر	..	—	۵۴
سید یعقوب شاہ صاحب		رر	۷۵	—	۲۰
مرزا عبدالرشید صاحب سمبڑیالی معہ اہلیہ صاحبہ		رر	..	—	۲۰
میر محمد یعقوب صاحب		رر	..	—	۲۰
میر محمد اسمٰعیل صاحب		رر	..	—	۱۰
مستری لال الدین صاحب		رر	..	—	۴۱
مرزا منور بیگ صاحب	معہ اہل و عیال	رر	..	—	۸۳
ماسٹر عبدالحمید صاحب	معہ اہلیہ	رر	..	—	۲۱
شیخ محمد یعقوب صاحب امروہی		رر	..	—	۱۲
شیخ بشیر احمد صاحب سکھری معہ اہل و عیال		رر	..	—	۴۸
رشیدہ کشور صاحبہ		رر	..	—	۱۰
میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے		رر	..	—	۵۸
اہل و عیال رر رر		رر	..	—	۴۲
مستری خلیل احمد صاحب	معہ اہلیہ صاحبہ	رر	..	—	۳۰
مستری عبدالغنی صاحب		رر	..	—	۱۰
عبداللطیف صاحب یاد		رر	..	—	۲۰
انوری بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی حبیب الدین صاحب		رر	..	—	۱۶۵
بیگم صاحبہ محمود احمد صاحب سنوری		رر	..	—	۱۸
اختر نصیر صاحب		رر	..	—	۲۰
جاوید اقبال صاحب		رر	..	—	۱۰
ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب		رر	..	—	۱۱
آصفہ اکبر صاحبہ		رر	..	—	۱۰
ڈاکٹر نعیمہ قریشی صاحبہ		رر	..	—	۵۵
ظفر احمد صاحب شاد		رر	..	—	۱۸
ڈاکٹر قاضی برکت اللہ صاحب معہ اہل و عیال		رر	۸۸	—	۱۹۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تحریک جدید دائمی ہے

اپنی سابقہ قربانیوں پر مطمئن ہوجانے والوں کیلئے لمحۂ فکریہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے خطبہ بتاریخ ۲۳ر جنوری ۵۳ء کے دوران فرمایا:۔

"ہاں یہ تحریک ہے دائمی اور نہ صرف دائمی ہے بلکہ ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ تحریک ہمیشہ جاری رہے۔ جس طرح روٹی کھانا دائمی ہے...... ہمیں روٹی نہ ملے تو ہم اس پر خوش نہیں ہوتے بلکہ ہم خدا کے سامنے گڑگڑاتے ہیں وہ ہمیں کھانا دے۔ اسی طرح ہمیں اشاعت دین کی بھی ضرورت ہے۔ اگر ہمیں اشاعت دین کی توفیق ملتی ہے تو ہم خدا تعالےٰ کے ممنون ہوتے ہیں۔ اگر ہمیں اشاعت دین کی توفیق نہیں ملتی تو ہم شکر نہیں کرتے بلکہ ہم خدا تعالےٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ اس نے ہم میں کیوں ضعف پیدا کردیا۔ ہم دین کی خاطر کیوں قربانی نہیں کرسکتے جتنی قربانی ہم پہلے کرتے تھے۔ یہی ایمان کی ایک زندہ علامت ہے اگر یہ علامت نہیں پائی جاتی تو سمجھو کہ ایمان نہیں پایا جاتا۔"

پس جن احباب نے کچھ عرصہ سے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینا ترک کردیا ہے یا اپنے چندہ میں غیر معمولی کمی کردی ہے وہ اپنا محاسبہ کریں۔ اور اپنی قربانی کو صحیح معیار پر لانے کی سعی بلیغ فرمائیں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

آل ربوہ مباحثہ

مورخہ ۸ر فروری بروز منگل شام ساڑھے چھ بجے تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیرِ اہتمام آل ربوہ مباحثہ منعقد ہوا۔

تعلیم الاسلام کالج، جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے تقریباً چوبیس مقررین نے انگریزی اور اردو میں تقریریں کیں۔ اردو میں جاوید حسن تعلیم الاسلام کالج اوّل، عطاء المجیب راشد جامعہ احمدیہ دوم۔ محمد سمیع طاہر ٹی۔ آئی کالج سوم قرار پائے۔ اور حوصلہ افزائی کے دو انعامات طارق بشیر اور لئیق عابد تعلیم الاسلام ہائی سکول کو دئے گئے۔ انگریزی میں اوّل انعام نعیم عثمان ٹی۔ آئی کالج، دوم انعام یوسف یاسین اور سوم انعام بشیر احمد شیخ کو دیا گیا حوصلہ افزائی کا انعام حبیب اللہ ٹی۔ آئی ہائی سکول کو دیا گیا۔ انعامات محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے تقسیم فرمائے۔

(نسیم احمد سیفی۔ صدر سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اعلان برائے امتحان ناصرات الاحمدیہ

امسال ناصرات الاحمدیہ کا پہلا امتحان یکم مئی بروز اتوار ہوگا۔ چھوٹے گروپ کے لئے "کامیابی کی راہیں" تیسرا حصہ اور بڑے گروپ کے لئے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" مصنفہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ بطور نصاب مقرر ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ ابھی سے امتحان کی تیاری شروع کرادیں اور زیادہ سے زیادہ ناصرات کو امتحان میں شریک کرنے کی کوشش فرمادیں

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

اعلان برائے توجہ لجنات

تمام لجنات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ابھی بہت کم لجنات نے ہم سے سالانہ رپورٹ کی کاپیاں منگوائی ہیں۔ جن جن لجنات نے تاحال یہ رپورٹ حاصل نہیں کی وہ ہمیں اپنے آرڈر بھجوائیں۔ ورنہ پھر ہم اپنی مرضی سے لجنات کو رپورٹ سالانہ بھجوادیں گے۔ جن کو وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔ (آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

کیل چھائیوں۔ پھوڑے پھنسی اور اگزیما کیلئے ★
برنافکریم
فی ٹیوب انجمد پیسہ ۲۵ پیسے
طبیب دوست نمونہ کے لئے تحریر فرمائیں
تیار کردہ:۔ اوپل کیمیکل انڈسٹریز لمیٹڈ گجرات

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں۔ کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہے وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۱۸۱۰۹

میں مبارکہ خانم زوجہ عبدالحکیم صاحب جوزا مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان چھاؤنی ڈاک خانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد و جائداد نہیں حق مہر مبلغ ایک ہزار روپے بذمہ خاوند واجب الادا ہے زیورات حسب ذیل ہیں (۱) انگوٹھی طلائی وزنی ۲ ماشے چھ رتی قیمتی -/۲۵ روپے، (۲) بالیاں طلائی وزن چھ ماشے تین رتی قیمتی -/۶۰ روپے (۳) جھمکیاں طلائی وزنی ایک تولہ ۲ ماشے قیمتی ۱۳۵ روپے کل قیمت زیورات -/۲۲۰ روپے ہے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ مبارکہ خانم زوجہ عبدالحکیم جوزا مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ معرفت نظارت اصلاح و ارشاد۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ جلال الدین ولد عبدالستار کشمیری مرحوم محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:۔ حکیم عبدالواحد ولد رحمت اللہ صاحب مرحوم کارکن نظارت اصلاح و ارشاد (دیہاتی) ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسل ۱۸۱۱۰

میں چوہدری عبدالرحیم ولد چوہدری عبدالرحمان صاحب قوم جنجوعہ عمر قریباً ۳۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ملتان شہر ڈاک خانہ خاص ملتان ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ تجارت بصورت کلاتھ مرچنٹ کرتا ہوں اور انہیں کے ساتھ رہتا ہوں۔ تمام اخراجات مشترکہ ملتان کلاتھ ہاؤس ملتان شہر کی آمدنی سے کئے جاتے ہیں۔ مجھے میرے والد صاحب ذاتی جیب خرچ یک صد پچاس روپے ماہوار دیتے ہیں۔ میں اس آمدنی کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ (قادیان) ربوہ کرتا ہوں۔ اپنی تمام جائداد جو میں اپنی زندگی میں پیدا کروں یا مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے ملے یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی اپنی زندگی میں جس قدر رقم حصہ جائداد سے مد وصیت میں بیت المال صدر انجمن احمدیہ جمع کرادوں وہ میرے حساب سے منہا سمجھی جائے گی۔ اپنی آمد کی کم و بیش ہونے کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ کو جب بھی ایسی صورت پیش آئی دیتا رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ میری وفات کے بعد جو جائداد بھی ثابت ہو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ عبدالرحیم بقلم خود ملتان کلاتھ ہاؤس چوک بازار ملتان شہر

گواہ شد:۔ عبدالحکیم جوزا مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ملتان

گواہ شد:۔ غلام رسول بقلم خود سیکرٹری مال ملتان

مسل ۱۸۱۱۱

میں عبدالرزاق آف منگلا ولد حاجی الحرمین میاں دانا صاحب۔ قوم جنجوعہ پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا صرف جیب خرچ ہے جو اس وقت دس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم دسمبر ۱۹۶۵ء سے منظور کی جائے۔

العبد:۔ عبدالرزاق آف منگلا ولد حاجی میاں دانا صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ

مصدق:۔ ملک مبارک احمد معلم جامعہ احمدیہ ربوہ

مصدق:۔ محمد اعظم اکسیر زعیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

مسل ۱۸۱۱۲

میں مہتاب بی بی بیوہ مستری نواب دین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن دارالرحمت غربی، ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا اس وقت کوئی ذریعہ آمد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری گذر اوقات میرے بچوں کے ذمہ ہے۔ میری موجودہ جائداد صرف دو عدد طلائی بالیاں ہیں۔ جن کی موجودہ قیمت -/۷۰ روپے ہے۔ مزید براں میرا حق مہر مبلغ تیس روپے ہے جو کہ میں اپنے خاوند مرحوم سے وصول کر چکی ہوں۔ بس اس مذکورہ بالا جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی اس کے بعد اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا مہتاب بی بی بیوہ مستری نواب دین۔ دارالرحمت ربوہ

گواہ شد:۔ علی محمد بقلم خود از جانب والدہ خود محلہ دارالرحمت غربی مکان ۱۲/۵ نزد غلہ منڈی۔ ربوہ۔

گواہ شد:۔ احمد دین از جانب والدہ خود محلہ دارالرحمت غربی مکان نمبر ۱۲/۵ نزد غلہ منڈی۔ ربوہ۔

مسل ۱۸۱۱۳

میں ملک رفیق احمد سعید ولد ملک محمد شریف احمد صاحب قوم اعوان کھوکھر پیشہ تعلیم عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہوسٹل جامعہ احمدیہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں زیر تعلیم ہوں۔ اور جیب خرچ کے طور پر مجھے دس روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ ملک رفیق احمد سعید ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

مصدق:۔ (۱) غلام باری سیف

مصدق:۔ (۲) محمد اعظم زعیم ہوسٹل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

مسل ۱۸۱۱۴

میں امۃ الرشید زوجہ بشارت احمد صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تر گڑی ڈاک خانہ خاص ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرا ایک ہزار روپیہ مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے (۲) ایک عدد جوڑی طلائی کانٹے بوزن ایک تولہ انگوٹھی تین عدد بوزن چھ ماشے کڑے طلائی ۲½ تولہ کل چار تولے زیورات موجود ہیں جن کی بازاری قیمت -/۴۴۸ روپے ہے اس کے علاوہ ایک عدد گھڑی قیمتی مبلغ -/۷۰ روپے موجود ہے کل رقم مبلغ -/۱۵۱۸ روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ۱/۱۰ حصہ کرتی ہوں، میں اپنی زندگی میں جو رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں وہ اس میں سے منہا کر دی جائے گی میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کی مالک ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الامۃ:۔ امۃ الرشید زوجہ بشارت احمد ساکن تر گڑی ضلع گوجرانوالہ

گواہ شد:۔ ملک محمد الدین ولد محمد جمال قوم مغل ساکن تر گڑی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ تر گڑی۔

گواہ شد:۔ العبد بشارت احمد ولد عنایت اللہ قوم بٹ ساکن موہری والا خاوند موصیہ۔

تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام منعقدہ

آٹھواں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کامیابی سے اختتام پذیر ہوگیا

کلب سیکشن میں ویسٹ پاکستان ریلوے نے امسال بھی چیمپئن شپ کا اعزاز برقرار رکھا

کالج اور سکول سیکشنز میں دیال سنگھ کالج لاہور اور پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا چیمپئن قرار پائے

ربوہ ۱۴ر فروری۔ تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام منعقدہ آٹھواں کل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ جو یہاں ۱۰ر فروری کی صبح کو شروع ہوا تھا اپنی روایتی شان کے ساتھ تین کی بجائے چار روز تک جاری رہنے کے بعد مورخہ ۱۳ر فروری کو اڑھائی بجے بعد دوپہر نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا۔ اس چار روزہ انتہائی بارونق اور معیاری ٹورنامنٹ میں جو اپنی مخصوص اور شاندار روایات کی بنا پر ملک گیر شہرت حاصل کر چکا ہے۔ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی کلب سیکشن میں ویسٹ پاکستان ریلوے نے اپنی چیمپئن شپ کا اعزاز برقرار رکھا۔ کالج اور سکول سیکشنز میں علی الترتیب دیال سنگھ کالج لاہور اور پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا چیمپئن قرار پائے۔

ٹورنامنٹ کے اختتام پر کامیاب ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے (کینٹب) نے تقسیم فرمائے۔

خصوصی شرف

امسال اس ٹورنامنٹ کو جو گزشتہ سات سال سے اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوتا چلا آرہا تھا یہ خصوصی شرف حاصل ہوا کہ تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کی درخواست پر حضرت امیر المومنین مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسے اپنے نام نامی سے منسوب کیا جانا منظور فرمایا نہ صرف کلب مذکور کے لئے یہ امر ایک بہت بڑا اعزاز ہے بلکہ باسکٹ بال گیم اور اس سے تعلق رکھنے والے حلقوں کے لئے بھی کچھ کم عزت افزائی اور فخر کا موجب نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں امسال ٹورنامنٹ کے انعقاد کے موقع پر محترم شیخ منظور الٰہی صاحب سی ایس پی سیکرٹری محکمہ تعلیم حکومت مغربی پاکستان، محترم حمید احمد خان صاحب وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی، محترم اے جی بٹ صاحب صدر ثانوی تعلیمی بورڈ لاہور۔ کرنل علی اقتدار شاہ دارا معتمد اعزازی ایشین ہاکی فیڈریشن اور دیگر سربرآوردہ حضرات نے خصوصی پیغامات ارسال فرمائے وہاں علی الخصوص ونگ کمانڈر ایچ اے صوفی صاحب سیکرٹری سپورٹس کنٹرول بورڈ مغربی پاکستان نے اپنے پیغام میں باسکٹ بال گیم کی اس عزت افزائی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے رقم فرمایا:۔

"ہم امام صاحب جماعت احمدیہ کے شکرگزار ہیں کہ آپ نے ازراہ کرم اس ٹورنامنٹ کو اپنے نام نامی سے منسوب کرنا منظور فرمایا ہے باسکٹ بال کی ولولہ انگیز کھیل میں آں محترم کی گہری دلچسپی مغربی پاکستان میں اس کی مقبولیت کی حتمی ضمانت ہے"

پھر ٹورنامنٹ کو یہ خصوصی شرف بھی حاصل ہوا کہ حضور ایدہ اللہ نے اس ٹورنامنٹ کے نام ایک خصوصی اور روح پرور پیغام ارسال فرمایا جس میں شرکت کرنے والے کھلاڑیوں کو بیش بہا نصائح سے نوازا۔ مزید برآں حضور نے ازراہ تلطف ۱۳ر فروری کو کلب سیکشن کے فائنل مقابلہ سے قبل تھوڑی دیر کے لئے ٹورنامنٹ میں تشریف لاکر فائنل میچ میں حصہ لینے والی دونوں ٹیموں کے نامور کھلاڑیوں کو اسٹیج پر شرف ملاقات عطا فرمایا اور کچھ وقت تشریف فرما رہ کر ان کا کھیل بھی ملاحظہ فرمایا۔

فائنل مقابلے

حسب معمول ٹورنامنٹ کے لئے ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ر فروری کی تاریخیں مقرر تھیں اور فائنل مقابلے ۱۲ر فروری کو دو بجے بعد دوپہر ہونا تھے لیکن ٹورنامنٹ کے دوران باران رحمت کے نزول کے باعث جس کا فصل کے نقطۂ نگاہ سے ملک بھر میں بشدت انتظار کیا جا رہا تھا ٹورنامنٹ کے پروگرام میں تبدیلی کرنا پڑی۔ بالخصوص ۱۲ر فروری کو ظہر کے وقت بارش کا سلسلہ شروع ہونے کی وجہ سے فائنل مقابلے اس روز نہ ہو سکے اور تبدیل شدہ پروگرام کے مطابق ان کا انعقاد ۱۳ر فروری کو صبح ½۹ بجے عمل میں آیا۔

کلب سیکشن میں فائنل مقابلہ پاکستان ویسٹرن ریلوے اور راوورز کلب لاہور کے مابین ہوا۔ چونکہ دونوں ٹیمیں بہت پایہ کی تھیں اور پاکستان کے نامور کھلاڑیوں پر مشتمل تھیں اس لئے اس میچ میں خاص طور پر بہت بلند پایہ کھیل دیکھنے میں آیا۔ میدان ۴۷ کے مقابلہ میں ۵۸ پوائنٹس سے پاکستان ویسٹرن ریلوے کے ہاتھ رہا۔ اس طرح اس نے سال گزشتہ کی طرح امسال بھی اپنا چیمپئن شپ کا اعزاز بحال رکھا۔ ریلوے کے مہر خان اور نصر نے بہت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا ان کا انفرادی سکور علی الترتیب ۲۴ اور ۱۱ رہا۔ راوورز کے غلام دستگیر اور حق نواز کا کھیل بھی خاص شان کا حامل تھا دونوں نے گیارہ گیارہ پوائنٹس سکور کئے۔

کالج اور سکول سیکشنز میں علی الترتیب دیال سنگھ کالج لاہور اور پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا چیمپئن قرار پائے۔ کالج سیکشن میں فائنل مقابلہ دیال سنگھ کالج لاہور اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے مابین ہوا۔ دونوں ٹیمیں بہت مضبوط اور جاندار تھیں انہوں نے بہت ڈٹ کر ایک دوسرے کا مقابلہ کیا۔ ان میں سے کوئی ایک بھی دوسرے کو اپنے پر سبقت لے جانے کا موقع دینے کے لئے تیار نہ تھا کبھی ایک یا دو پوائنٹس سے ایک کا پلڑا بھاری ہو جاتا تھا اور کبھی دوسرے کا حتی کہ وقت ختم ہونے پر دونوں کے پوائنٹس برابر تھے چنانچہ پانچ منٹ اور دئے گئے پانچ منٹ کے اس زائد وقفہ میں دیال سنگھ کالج بازی لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے ۴۶ کے مقابلہ میں ۵۳ پوائنٹس سے میچ جیت لیا اور چیمپئن قرار پایا۔ دیال سنگھ کالج کے ناصر احمد اور اقبال نے علی الترتیب ۳۰ اور ۱۶ پوائنٹس سکور کر کے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ٹی آئی کالج کے طاہر قریشی اور شریف آصف کا کھیل بہت اچھا تھا۔ انہوں نے علی الترتیب ۱۱ اور ۱۰ پوائنٹس سکور کئے۔ اس سیکشن میں رنرز اپ کا اعزاز گورنمنٹ کالج لاہور کے حصہ میں آیا کیونکہ لیگ سسٹم پر کھیلے جانے والے اس ٹورنامنٹ میں اس کے مجموعی پوائنٹس ٹی آئی کالج سے زیادہ تھے۔

سکول سیکشن میں فائنل مقابلہ پی اے ایف پبلک سکول سرگودھا اور گورنمنٹ پائلٹ ہائی سکول وحدت کالونی لاہور کے مابین ہوا۔ اس میں میدان ۳۲ کے مقابلہ میں ۴۶ پوائنٹس سے پی اے ایف پبلک سکول کے ہاتھ رہا اور موخر الذکر رنرز اپ قرار پایا۔ پی اے ایف سکول کے فیروز اور احسان اللہ کا کھیل خاص شان کا حامل تھا اور بہت پسند کیا گیا۔ دونوں نے علی الترتیب ۲۳ اور ۱۷ پوائنٹس سکور کئے۔ وحدت کالونی سکول کے طارق بٹ کا کھیل بھی اچھا تھا انہوں نے ۱۰ پوائنٹس سکور کئے۔

اطفال کا دلچسپ میچ

تینوں سیکشنوں کے فائنل مقابلوں کے دوران مختصر وقفوں میں چھوٹے بچوں کا ایک نہایت دلچسپ میچ ہوا۔ یہ مقامی اطفال کی دو ٹیموں لائنز اور ٹائیگرز کے درمیان تھا لائنز نے یہ میچ ۴ کے مقابلہ میں چھ پوائنٹس سے جیت لیا۔ لائنز کے طارق محمود اور مشتاق نیز ٹائیگرز کے عرفان اور عبد الرحمٰن کا کھیل پسند کیا گیا۔ امید ہے یہ چاروں بچے بڑے ہو کر باسکٹ بال کے اچھے کھلاڑی ثابت ہوں گے۔ اس میچ میں ریفری کے فرائض ان اطفال کے انسٹرکٹر سلطان احمد صاحب جو ربوہ کے باسکٹ بال کے مشہور کھلاڑیوں میں سے ہیں نے ادا کئے۔

(باقی)